خدمت خلق کی عبادت

منو بھائی

10 اکتوبر 2006 روزنامہ جنگ

ہمارے دوست اور حزب اللہ پاکستان کے بانی صدر میجر ریٹائرڈ رشید وڑائچ کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہوگی کہ ان کی ''مسجد مرکز'' تحریک کے پیچھے انسانی خدمت کو بھی عبادت قرار دیتے ہوئے مسجدوں کو معاشرتی بہبود کی سرگرمیوں کا محور و مرکز بنانے کی نیک خواہشات کے عین مطابق ہمارے ایک عزیز دوست امجد ثاقب اپنے بے روزگار ہم وطنوں کو روزگار کے لیے بلا سود قرضے فراہم کرنے کی نیکی کمانے کے لیے پاکستان کی مساجد کو استعمال کر رہے ہیں اور ان قرضوں کا اجراء مساجد ہی میں ہوتا ہے۔ گزشتہ روز مجھے بھی ایک ایسی تقریب میں شریک ہونے کا موقع ملا جس میں سولہ سو گھرانوں کے لوگوں کو ایک کروڑ 65 لاکھ روپے کے بلا سود قرضے جاری کئے گئے۔ میجر رشید وڑائچ نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کے لیے ضروری تعلیم و تربیت کی فراہمی کا کام بھی کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا یہ کام برادرم امجد ثاقب کی ''اخوت'' تنظیم کے مشن سے مطابقت رکھتا ہے کہ دونوں بے روزگاروں کو روزگار دلانے کے نیک مقاصد رکھتے ہیں۔ میجر رشید وڑائچ کے لیے سب سے زیادہ اذیت ناک منظر مسجدوں اور امام بارگاہوں پر مسلح پہریداروں کی موجودگی ہے جو عبادت گزاروں کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے والوں کی مرہون منت ہے۔ انہیں یقین ہے کہ مسجدوں کے معاشرتی مراکز بن جانے سے ان پر پہریداروں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ امجد ثاقب بتاتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے پنجاب کے گورنر خالد مقبول نے ان سے پوچھا کہ ڈیڑھ ہزار ضرورت مندوں کو روزگار کمانے کے قابل بنانے کے لیے کتنی رقم کی ضرورت ہوگی؟ امجد ثاقب نے بتایا کہ ڈیڑھ کروڑ روپے سے یہ کام ہو جائے گا۔ مذکورہ بالا تقریب داتا دربار لاہور کی مسجد میں ''اخوت'' تنظیم کے تحت ڈیڑھ ہزار سے زیادہ ضرورت مندوں کو قرض حسنہ ادا کرنے کے سلسلے میں تھی اور امجد ثاقب کا یہ سوال بھی بہت جائز اور واجب تھا کہ پندرہ گھروں میں ڈاکے کی خبر تو کم از کم تین کالموں میں چھپتی ہے ڈیڑھ ہزار بے روزگاروں کو روزگار کمانے کے قابل بنانے کی خبر اشاعت پذیر کیوں نہیں ہو سکتی؟

برادرم امجد ثاقب کی تنظیم ''اخوت'' اگر گزشتہ چار سالوں میں تیرہ کروڑ سے پندرہ کروڑ روپے کے بلاسود قرضے جاری کر چکی ہے۔ ان قرضوں کے اجراء کے لیے مسجدوں کے استعمال نے اسے عبادت کا درجہ دے دیا ہے۔ اس کام کو تقدس کے علاوہ تصدیق بھی ملی ہے۔ مسجدوں کو سماج کی بہتری اور معاشرتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے سے عبادت گاہوں کے اصل مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔ بلاشبہ ایک کروڑ 65 روپے کے بلاسود قرضے حاصل کرنے والوں نے روزے کی افطاری کے بعد کی نماز میں جو دعائیں مانگی ہوں گی وہ ملک اور قوم کے حالات میں امن وامان کی موجودگی کی خواہش رکھنے والی ہونگی کہ جن میں یہ بے روزگار لوگ روزگار کمانے کے قابل اور اہل ہوسکیں گے اور یہ قرضے جلد از جلد واپس کرنے کے قابل بھی ہوسکیں گے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ امجد ثاقب کو ''اخوت'' کی تحریک ''بنگلہ دیش'' کے معروف گرامین بینک سے ہوئی ہوگی۔ ایک تحریک کوریا کی ''ڈائیو تحریک'' سے بھی اثر کرسکتی ہے۔ یہ تحریک عام لوگوں کو کم از کم سرمائے کے بہتر سے بہتر استعمال کے ذریعے چھوٹے چھوٹے پیداواری یونٹ قائم کرنے کی ہے۔ ضرورت اس سلسلے میں روزگار کمانے کے مختلف شعبوں میں مہارت رکھنے والوں کی ہے جو ان پیداواری یونٹوں کے ساتھ بطور مشیر اپنے فرائض سرانجام دیں اور ان یونٹوں کو پورے ملک کی اقتصادی اور معاشی ترقی میں حصہ دار بنانے کی کوشش کریں یہ کوشش بھی ملک اور قوم کی خدمت جیسی عبادت کا درجہ رکھے گی۔